کا نقشہ پیش کیا جو دعوت و تبلیغ کے میدان میں بالکل انوکھی تجربہ ہے۔ وہ منفرد حیثیت رکھتا تھا۔ اپنی بے شمار دیگر خصوصیات کے ساتھ مل کر یہ دعوت اس طرح اُٹھی کہ بڑی بڑی سلطنتوں کی بہیم مزاحمتوں کے باوجود پھیلتی چلی گئی۔ ظالموں نے مظالم کی انتہا کر دی۔ جباروں اور تشدد پسندوں نے جبر و تشدد کی انتہا کر دی۔ بادشاہوں نے اس کے سیلاب کے سامنے اپنی فوجیں لالا کر کھڑی کیں، لیکن دعوت کا تیز دھارا اپنی داخلی قوت کے زور سے مسلسل آگے ہی بڑھتا چلا گیا ہے۔ اور صدیاں گذر گئی ہیں مسلمان مضمحل ہو گئے ہیں۔ ان کے معاشرے جمود کا شکار ہو گئے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کو اب مسلمانوں کے عملی نمونے کی مدد میسر نہیں ہے، لیکن پھر دعوتِ اسلامی اپنے داخلی حسن و جمال اور اپنی دلفریب اور کیف آرا انسانیت نوازی کے سبب اب بھی پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ رسول اکرمؐ کے خاتم النبیین ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے۔

رُخصت اے بزمِ جہاں!

ہماری صفِ اوّل کے ایک اور رفیق صابر حسین شرقی (کراچی) ہم سے جدا ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سرکاری ملازمت ترک کر کے ۱۹۵۲ء کے دہشت ناک دور میں جماعت میں داخل ہوئے۔ چوہدری غلام محمد مرحوم جیسی ہستی کے ساتھ بحیثیت قیم جماعت فرائض انجام دیئے۔ ۱۹۶۸ء-۶۹ء میں کراچی جماعت کے امیر بھی رہے۔ ۱۹۵۸ء میں بلدیہ کراچی کے رکن منتخب ہوتے۔ سی او پی اور پی ڈی ایم میں جمہوری قوتوں کو ہم آہنگ کرنے کی خدمات انجام دیں۔ یکم اپریل کو نماز عصر ادا کرنے کے بعد گھر میں پہنچے اور چند لمحوں میں ان کی رُوح عالمِ مادیّت کی ماورائی فضاؤں میں پرواز کرنے لگی۔ خدا ان پر ہزار در ہزار مغفرتیں نازل کرے۔ ہم سب کو دینِ برحق اور تحریک غلبۂ اسلام کی زیادہ خدمات کی توفیق دے۔ مرحوم کے پس ماندگان پر خصوصی نوازشیں فرمائے۔ مجھ سے عمر میں چھوٹے تھے مگر مراتب میں بلند تر۔

(ادارہ)